

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیطان جب مایوس ہوتا ہے!

حدیث شریف: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ". قَالَ " يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيَتْ وَكُفِّيتَ وَوُقِيَتْ فَتَكُنَّجَى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِّي وَوُقِيَ ". (سنن أبوداؤد: 5095، الأدب—سنن الترمذی: 3422، الدعوات)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ہے: "بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" [میں اللہ تعالیٰ کے نام سے نکل رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے، کسی خیر کے حصول اور کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے] تو اس سے کہا جاتا ہے "اللہ کے بندے تجھے رہنمائی مل گئی، تیری کفایت کی گئی اور تو بچا لیا گیا، اور شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں، پھر ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے: ایسے شخص پر تیرا بس کیسے چل سکتا ہے جس کو ہدایت سے نوازا دیا گیا وہ کفایت کیا گیا اور اس کی حفاظت کی گئی۔ {سنن أبوداؤد و سنن الترمذی}

تشریح: بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے گھر عطا کیا ہے جس میں رہ کر ایک طرف وہ سکون و آرام حاصل کرتا ہے اور دوسری طرف دھوپ، گرمی، سردی اور بارش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے، گھر ہی اس کے کھانے، سونے کی جگہ ہوتی ہے گھر ہی میں وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھ کر راحت نفس حاصل کرتا ہے، وہ گھر ہی میں اپنی جنسی ضروریات کو پورا کرتا ہے، گھر ہی ستر و عفاف کی جگہ ہے: "وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا" اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گھروں میں سکونت کی جگہ بنا دی ہے اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیئے ہیں" {النحل: 80}۔

اور جب انسان اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اسے مختلف قسم کے خطروں کا سامنا رہتا ہے، دشمن کا خطرہ، زہریلے جانوروں کا خطرہ، حیوانی و انسانی درندوں کا خطرہ اور آج کے ماحول میں حادثات کے خطرے سب سے زیادہ عام ہیں، مختلف لوگوں سے اس کا سامنا پڑتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کی دست گیری و حفاظت نہ کہ جائے تو کسی بھی جگہ ظلم و جہل کے دلدل میں پھنس سکتا ہے، کسی ناکردنی میں مبتلا ہو سکتا ہے، کسی سے جھگڑا ہو سکتا ہے اور وہ خود بھی کسی کے ساتھ ظالمانہ حرکت کر سکتا یا پھر کسی جاہل و بے وقوف کی جہالت و بے وقوفی کی نذر ہو سکتا ہے۔

اور ان تمام چیزوں سے خطرناک یہ کہ انسان کے پوشیدہ اور سب سے خطرناک دشمن یعنی شیطان ملعون کے وساوس و حرکات کا شکار بھی ہو سکتا ہے، لیکن اگر بندہ اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکلے اور تمام امور کو اس کے سپرد کر کے باہر قدم رکھے تو بڑی قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق، اس کی حفاظت و دست گیری بندے کے ساتھ رہے گی پھر تو وہ ہر قسم کی مکروہات سے بچ جائے گا، زیر بحث حدیث میں اسی امر کی طرف بندے کی رہنمائی ہے، چنانچہ جب گھر سے نکلے وقت کہتا ہے **بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ** ہی کے نام سے اپنے نکلنے کی ابتدا کرتا ہوں اور اسی کے نام کی پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں، پھر کہتا ہے: **تَوَكَّلْتُ**

عَلَى اللَّهِ اللہ تعالیٰ ہی پر اس نکلنے میں میرا بھروسہ ہے اور اپنے تمام امور اسی کے سپرد کر رہا ہوں، اس کے بعد کہتا ہے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** اور میرا یہ ایمان و یقین ہے کہ میں نہ کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہوں اور نہ ہی کسی شر و برائی سے بچ سکتا ہوں الا یہ کہ اللہ **قادر مطلق اور مُحْسِن** کی مدد ہمارے

شامل حال رہے "یہ دعا پڑھ کر جب بندہ اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا صلہ یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی برکت سے اسے سچی رہنمائی مل جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بھٹکتا نہیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کی برکت سے اس کے سخت اور اہم امور کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہو جاتا ہے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی برکت کی وجہ سے وہ ہر قسم کی ظاہر و پوشیدہ بلا سے محفوظ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے اور عالم غیب سے یا فرشتوں کے ذریعہ اسے یہ تحفہ مل جاتا ہے کہ اے بندے تجھے پوری رہنمائی مل گئی، اللہ تعالیٰ تیرے لئے کافی اور تیرا محافظ بن گیا۔ تو شیطان مردود جو انسان کا حقیقی دشمن ہے مایوس ہو جاتا ہے، اس کا راستہ چھوڑ دیتا ہے اور اس سے دور ہٹ کر اپنے دوسرے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اب ایسے شخص کو کس طرح گمراہ کر سکتے ہو جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دعا کے پڑھنے کی توفیق مل گئی اور وہ اللہ تعالیٰ کی کفایت و حفاظت میں آگیا!

اے مسلمان! کاش کہ تو اس دعا کی اہمیت کو سمجھتا اور گھر سے نکلتے وقت اپنا بایاں قدم باہر رکھتے ہوئے اس دعا کا اہتمام کر لیتا لیکن بڑی بد قسمتی ہے کہ بہت کم ایسے بندے ہیں جو اس دعا کا اہتمام کرتے ہیں، سچ فرمایا رب ذوالجلال نے: ”وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ“ اور میرے بندوں میں شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں " {سبا: 13}۔

فوائد :

- (1) گھر اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی اہم نعمت ہے۔
- (2) گھر سے نکلتے وقت اس دعا کا اہتمام دنیاوی و دینی مصائب سے حفاظت کی ضمانت ہے۔
- (3) شیطان کے شر سے حفاظت کا سب سے اہم ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: شیطان کو برا بھلا کہنے کا شیوہ نہ بنالو [کیونکہ تمہارے اسے برا بھلا کہنا اس کی عداوت کو نہ روکے گا البتہ] اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو [کیونکہ حقیقت میں وہی ہے جو شیطان کے شر کو روک سکتا ہے]۔ {الصحيحہ: 2422}۔

**خلاصہ درس حدیث نمبر 118، تاریخ: 28/27/ربیع الآخر 1431ھ، م 13/12 اپریل 2010

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الفاظ، سعودی عرب